بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ    نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ    وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)    Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

# جنگِ بدر کے حوالے سے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کے بعض پہلوؤں کا بیان، غزوہ بنو قینقاع کی تفصیلات نیز اسرائیل حماس جنگ کے پیش نظر دعا کی مکرر تحریک۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27/ اکتوبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا ذکر ہو رہا تھا۔ روایات میں آنحضرت ﷺ کا اپنی بیٹی اور داماد کو تہجد کی نماز کی طرف توجہ دلانے کا بخاری میں یوں ذکر ہے کہ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ کیا تم لوگ نماز (تہجد) نہیں پڑھتے؟ تو اس پر حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ ہماری جان اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ جب وہ چاہتا ہے تو ہمیں اٹھاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا اور واپس تشریف لے گئے، اور واپس جاتے ہوئے فرما رہے تھے کہ انسان سب سے بڑھ کر بحث کرنے والا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس واقعے کا ذکر کر کے فرماتے ہیں کہ ایک موقعے پر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کو ایسا جواب دیا جس میں بحث اور مقابلے کا طرز پایا جاتا تھا تو بجائے اس کے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوتے یا خفگی کا اظہار کرتے، آپ ﷺ نے ایسی لطیف طرز اختیار کی کہ حضرت علیؓ شاید اپنی عمر کے آخر تک اس کی حلاوت سے مزا اٹھاتے رہے ہوں گے۔ انہوں نے جو لطف اٹھایا ہو گا وہ تو انہی کا حق تھا، اب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اظہارِ ناپسندیدگی کو معلوم کر کے ہر ایک باریک بین محوِ حیرت ہو جاتا ہے۔ فرمایا: حقیقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا کہہ دینا اپنے اندر ایسے ایسے منافع رکھتا تھا کہ اس کا عشرِ عشیر بھی کسی اور کی سَو بحثوں سے بھی نہیں پہنچ سکتا تھا۔

فرمایا اس حدیث سے ہمیں بہت سی باتیں معلوم ہوتی ہیں جن سے آنحضرت ﷺ کے اخلاق کے مختلف پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے اور اسی جگہ ان کا ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

اول تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کو دینداری کا کس قدر خیال تھا کہ رات کے وقت پھر پھر کر اپنے قریبیوں کا خیال رکھتے تھے۔ بہت لوگ ہوتے ہیں جو خود تو نیک ہوتے ہیں لوگوں کو بھی نیکی کی تعلیم دیتے ہیں لیکن ان کے گھر کا حال خراب ہوتا ہے۔ تربیت اعزا ایک ایسا اعلیٰ درجہ کا جوہر ہے جو اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ ہوتا تو آپ کے اخلاق میں ایک قیمتی چیز کی کمی رہ جاتی لیکن آپ کیونکہ اعلیٰ اخلاق پر قائم تھے اس لئے یہ جوہر بھی آپ میں خوب تھا۔

دوسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ آپؐ کو اس تعلیم پر کامل یقین تھا جو آپ دنیا کے سامنے پیش کرتے تھے آدھی رات کے وقت اٹھ کر آپ ﷺ کا جانا اور اپنی بیٹی اور داماد کو ترغیب دینا کہ وہ تہجد بھی ادا کیا کریں اس کامل یقین پر دلالت کرتا ہے جو آپؐ کو اس تعلیم پر تھی جس پر آپ لوگوں کو چلانا چاہتے تھے ورنہ ایک مفتری انسان جو جانتا ہو کہ ایک تعلیم پر چلنا یا نہ چلنا ایک سا ہے اپنی اولاد کو ایسے پوشیدہ وقت میں اس تعلیم پر عمل کرنے کی نصیحت نہیں کر سکتا۔

تیسری بات وہی ہے جس کے ثابت کرنے کے لئے یہ واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک بات کو سمجھانے کے لئے تحمل سے کام لیا کرتے تھے اور بجائے لڑنے کے محبت اور پیار سے کسی کو اس کی غلطی پر آگاہ فرماتے تھے۔ چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں نے پھر کبھی تہجد میں ناغہ نہیں کیا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ واقعہ ہمیں تہجد کی ادائیگی کے حوالے سے یاد رکھنا چاہیے اور خاص طور پر مربیان اور واقفینِ زندگی اور عہدے داران کو اس طرف توجہ دینی چاہیے۔ راتوں کی دعائیں ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو زیادہ کھینچتی ہیں، اور آج کل تو دنیا کو تباہی سے بچانے کے لیے ان کی زیادہ ضرورت ہے۔

اس کے بعد واقعات میں غزوہ بنو قینقاع کا ذکر آتا ہے۔ یہ غزوہ دو ہجری میں ہوا۔ جب اسلام کی آمد سے اوس اور خزرج دونوں قبائل پرانی دشمنیوں کو پسِ پشت ڈال کر ایک ہو گئے تو یہ یہود کو اچھا نہ لگا اور یہود نے مختلف سازشوں کے ذریعے انہیں دوبارہ ایک دوسرے کے خلاف اکسانے کی کوشش کی۔ ایسے ہی ایک موقعے پر اوس اور خزرج کے لوگوں میں بحث و تکرار اس قدر بڑھی کہ نوبت جنگ کی تیاری تک جا پہنچی۔ غزوہ بدر میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی تو یہود کی سرکشی کھل کر سامنے آ گئی۔ یہود میں سے سب سے پہلے جس قبیلے نے معاہدے کی خلاف ورزی کی وہ بنو قینقاع تھے۔ بنو قینقاع کی شرارتوں کے حوالے سے ایک واقعہ یہ بھی ملتا ہے کہ ایک مسلمان عورت ایک مرتبہ بنو قینقاع کے بازار میں گئی تو وہاں کچھ اوباش لوگوں نے اسے تنگ کیا اور ایسی مذموم حرکت کی کہ وہ معصوم عورت بے لباس ہو گئی۔ پاس ہی ایک

مسلمان شخص گزر رہا تھا جب اس نے یہ منظر دیکھا تو اس نے حملہ کر کے ایک شریر یہودی کو قتل کر دیا۔ اس پر باقی یہودی اس مسلمان پر ٹوٹ پڑے اور اسے قتل کر ڈالا۔ جب یہ خبر آنحضرت ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے یہود کو سمجھانے کی بہت کوشش کی لیکن بجائے سمجھنے کے انہوں نے مسلمانوں کو کھلی دھمکی دینی شروع کر دی۔ اس کے بعد یہود وہاں سے جا کر قلعہ بند ہو گئے اور آنحضرت ﷺ ان کی طرف روانہ ہو گئے۔ بنو قینقاع کا پندرہ دن تک محاصرہ کیا گیا۔ اس محاصرے سے تنگ آ کر یہود نے مدینے سے جلاوطن ہو کر ہمیشہ کے لیے چلے جانے کی درخواست کی۔ آنحضرت ﷺ نے یہود کی یہ بات قبول فرمالی اور بنو قینقاع کو مدینے سے چلے جانے کا حکم دیا۔

غزوہ بنو قینقاع کی تاریخ کے متعلق کسی قدر اختلاف ہے واقدی اور ابن سعد نے شوال دو ہجری بیان کی ہے۔ ابن اسحاق اور ابن ہشام نے اسے غزوہ سویق کے بعد رکھا ہے جو مسلمہ طور پر ماہ ذی الحجہ دو ہجری کے شروع میں ہوا تھا اور حدیث کی ایک روایت میں بھی یہ اشارہ ملتا ہے کہ غزوہ بنو قینقاع حضرت فاطمہ کے رخصتانہ کے بعد ہوا تھا۔

خطبے کے آخر میں یہ سلسلہ آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا کے موجودہ حالات کے حوالے سے ایک مرتبہ پھر دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ حماس اور اسرائیل کی جنگ اور اس کے نتیجے میں معصوم فلسطینیوں بشمول عورتوں اور بچوں کی شہادتیں بڑھتی جا رہی ہیں۔ جنگ کے حالات جس تیزی سے شدت اختیار کر رہے ہیں اور اسرائیلی حکومت اور بڑی طاقتیں جس پالیسی پر عمل پیرا ہیں اس سے عالمی جنگ اب سامنے نظر آ رہی ہے۔ بعض اسلامی ممالک کے سربراہان، روس، چین اور بعض مغربی تجزیہ نگاروں نے بھی اب تو یہ کھل کر کہنا اور لکھنا شروع کر دیا ہے کہ اس جنگ کا دائرہ اب وسیع ہوتا نظر آ رہا ہے اور اگر فوری طور پر جنگ بندی کی پالیسی نہ اپنائی گئی تو دنیا کی تباہی ہے۔ سب کچھ خبروں میں آ رہا ہے، آپ سب کے سامنے ساری صورتِ حال ہے اس لیے احمدیوں کو دعاؤں کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے RELAX نہ ہو جائیں ہر نماز میں ایک سجدہ یا کم از کم کسی ایک نماز میں ایک سجدہ تو ضرور اس کے لیے ادا کرنا چاہیے، اس میں دعا کرنی چاہیے۔ مغربی دنیا کا خواہ کسی بھی ملک کا سربراہ ہو وہ اس معاملے میں انصاف سے کام نہیں لینا چاہتا۔ احمدی ان بحثوں میں نہ پڑیں کہ کس ملک کا سربراہ اچھا ہے یا اچھا نہیں ہے۔ جب تک کوئی جرأت سے جنگ بندی کی کوشش نہیں کرتا وہ دنیا کو تباہی کی طرف لے جانے کا ذمہ دار ہے۔ پس اپنے ماحول میں دعاؤں کے ساتھ اس بات کو پھیلانے کی کوشش کریں کہ ظلم کو روکو۔ اگر کسی احمدی کے کسی کیساتھ تعلقات ہیں تو انہیں سمجھائیں۔

اسرائیلی کہتے ہیں کہ حماس نے ہمارے معصوم شہریوں کو مارا ہے اس لیے ہم اس کا بدلہ لیں گے۔ مگر یہ بدلہ اب ساری حدیں پار کر گیا ہے۔ اسرائیلی جانوں کا جس قدر نقصان بیان کیا جاتا ہے اس کے بالمقابل اس سے چار پانچ گنا زیادہ فلسطینی معصوم جانوں کا نقصان ہو چکا ہے۔ اگر حماس کو ختم کرنے کا ٹارگٹ ہے تو ان سے دوبدو جنگ کریں۔ عورتوں اور بچوں کو کیوں نشانہ بنا رہے ہیں۔ اسی طرح پانی، خوراک اور علاج سے بھی محروم کر رکھا ہے۔ حقوقِ انسانی اور جنگی اصولوں کے ان حکومتوں کے تمام دعوے یہاں آکر ختم ہو جاتے ہیں۔ ہاں! بعض لوگ اس طرف توجہ دلاتے ہیں جیسے سابق امریکی صدر باراک اوباما نے گذشتہ دنوں کہا تھا کہ اگر جنگ کرنی ہے تو جنگی اصولوں کو سامنے رکھنا چاہیے، معصوم شہریوں پر ظلم نہیں ہونا چاہیے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل صاحب بھی بولے تھے۔ اس پر اسرائیلی حکومت نے شور مچا دیا تو عالمی طاقتوں کے سربراہان جو خود کو امن کا بڑا چیمپئن سمجھتے ہیں وہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی تائید میں کچھ نہیں بولے، بلکہ ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ بہرحال حالات خراب ہیں اور خراب تر ہوتے جا رہے ہیں۔

مغربی میڈیا ایک طرف کی خبریں بڑھا چڑھا کر دیتا ہے اور دوسری طرف کی ایک کونے میں چھوٹی سی خبر دیتا ہے۔ مثلاً گذشتہ دنوں رہائی پانے والی ایک عورت نے کہا کہ مجھ سے قید میں بہتر سلوک ہوا تو اس کی خبر تو ایک کونے میں چلی گئی، مگر جو یہ بیان تھا کہ حماس کی قید ایک جہنم تھی اسے مستقل بڑی خبر بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ انصاف تو یہ ہے کہ سب صورت حال سامنے رکھی جائے اور پھر دنیا کو اپنا فیصلہ کرنے دیا جائے۔ پس اس صورت حال میں ہمیں دعاؤں کی طرف بہت زور دینا چاہیے۔

اپنے دائرے میں دعا کے ساتھ کوشش بھی کرنی چاہیے۔ مسلمان مظلوموں کے لیے دعا کریں اور مسلمان حکومتوں کی طرف سے ایک جامع اور دیرپا منصوبہ بندی بنائے جانے کے لیے بھی دعا کریں۔ مسلمانوں کی تکالیف دُور ہونے کے لیے ہمیں ایک خاص درد محسوس کرنا چاہیے۔ ہم تو اس مسیح موعود کے ماننے والے ہیں، کہ باوجود اس کے کہ ہمیں ان سے تکالیف پہنچتی رہتی ہیں آپ اپنے فارسی شعر میں اپنے جذبات کا اظہار یوں فرماتے ہیں کہ اے دل! تو ان لوگوں کا لحاظ رکھ، آخر وہ میرے پیغمبر کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا ہے کہ ہم مسلمانوں کے لیے خاص دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔
عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔